78

جھوٹ بول کر وراثت کی وصولی کا انگوٹھا لگوانا

مفتیانِ وعلماءِ کرام ومشائخ عظام ! مرحوم بیٹے (شفیق) کی وراثت میں ماں (اختر بانو) کی وراثت ادا کیے بغیر پوتا (عبد الرحمن) اس کے بیٹے (محمد سلیم) کے توسط سے جس کے ہاں ماں رہائش پذیر ہے، وراثت کی وصولی کا انگوٹھا لگوانا چاہتا ہے۔

کیا وہ بیٹا (محمد سلیم) جس کے ہاں ماں رہائش پذیر ہے گنہگار تو نہ ہوگا؟ جبکہ ماں وراثتی مسائل کا شعور نہیں رکھتی۔

الجواب بعون الوہاب وھو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

صورت مسئولہ میں میت کی ماں کو وراثت منتقل کیے بغیر اس سے وراثت کی وصولی کا انگوٹھا لگوا لینا صریح جھوٹ ہے۔ جو شرعی طور پر ناجائز ہے اس لیے اس کام میں معاون بننا شرعی طور پہ ممنوع ہے۔ لہٰذا محمد سلیم اس ناجائز کام میں معاونت نہ کرے، ورنہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں جواب دہ ہوگا۔

اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

اولاً: مرحوم بیٹے کی وراثت میں سے ماں کا چھٹا حصہ ہے جب میت کے بہن بھائی موجود ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَإِنْ كَانَ لَهٗٓ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ﴾

”پھر اگر اس کے (ایک سے زیادہ) بھائی بہن ہوں تو اس کی ماں کے لیے چھٹا حصہ ہے۔“[1]

ثانیاً: کسی بھی شخص کے لیے (مرد ہو یا عورت) اپنے تمام مال کی وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ، كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ يَعُودُهُ بِمَكَّةَ، فَبَكَى، قَالَ: «مَا يُبْكِيكَ؟» فَقَالَ: قَدْ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا، كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، اللهُمَّ اشْفِ سَعْدًا» ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا، وَإِنَّمَا يَرِثُنِي ابْنَتِي، أَفَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: «لَا»، قَالَ: فَبِالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: «لَا»، قَالَ: «فَالنِّصْفُ؟» قَالَ: «لَا»، قَالَ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّ صَدَقَتَكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ نَفَقَتَكَ عَلَى عِيَالِكَ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مَا تَأْكُلُ امْرَأَتُكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ، وَإِنَّكَ أَنْ تَدَعَ أَهْلَكَ بِخَيْرٍ - أَوْ قَالَ: بِعَيْشٍ - خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ» وَقَالَ: بِيَدِهِ.

”حمید بن عبدالرحمان حمیری سے اور انہوں نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے (دس سے زائد میں سے) تین بیٹوں (عامر، مصعب اور محمد) سے روایت کی، وہ سب اپنے والد سے حدیث بیان کرتے تھے کہ مکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرنے کے لیے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے تو وہ رونے لگے، آپ نے پوچھا: ”تمہیں کیا بات رلا رہی ہے؟“ انہوں نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ میں اس سرزمین میں فوت ہو جاؤں گا جہاں سے ہجرت کی تھی، جیسے سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! سعد کو شفا دے۔ اے اللہ! سعد کو شفا دے۔“ تین بار فرمایا۔ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری وارث صرف میری بیٹی بنے گی، کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ انہوں نے کہا: دو تہائی کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں۔“ انہوں نے کہا: نصف کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں۔“

[1] سورة النساء:11.

انہوں نے کہا: ایک تہائی کی؟ آپ نے فرمایا: ”(ہاں) ایک تہائی کی (وصیت کر دو) اور ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اپنے مال میں سے تمہارا صدقہ کرنا صدقہ ہے، اپنے عیال پر تمہارا خرچ کرنا صدقہ ہے اور جو تمہارے مال سے تمہاری بیوی کھاتی ہے صدقہ ہے اور تم اپنے اہل و عیال کو (کافی مال دے کر) خیر کے عالم میں چھوڑ جاؤ۔۔ یا فرمایا: (اچھی) گزران کے ساتھ چھوڑ جاؤ۔۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں اس حال میں چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔“ اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے دکھایا۔“ [1]

ثالثاً: اگر کوئی ایک تہائی سے زیادہ مال کی وصیت کر جائے تو ایک تہائی سے زائد وصیت شر عارد کر دی جائے گی۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَجُلًا، أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، «فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا»، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ، فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ: فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ، وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً.

”سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی وفات کے وقت اپنے چھ غلام آزاد کر دیے۔ اس شخص کے پاس ان کے سوا کوئی اور مال نہ تھا۔ تو نبی کریم ﷺ کو جب یہ خبر ملی تو آپ ﷺ نے اسے بڑی سخت بات فرمائی۔ پھر ان (غلاموں) کو بلوایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کیا (یعنی دو دو کر کے)۔ پھر ان میں قرعہ اندازی کر کے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام ہی رہنے دیا۔“ [2]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

رابعاً: دھوکہ دہی اور غلط بیانی سے شریعت اسلامیہ نے منع کیا ہے۔

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا﴾

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور بالکل سیدھی بات کہو۔“ [3]

[1] صحيح مسلم، كِتَابُ الْوَصِيَّةِ بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ، حديث: 4215. [2] سنن أبي داود، كتاب العتق، بَابٌ فِيمَنْ أَعْتَقَ عَبِيدًا لَهُ لَمْ يَبْلُغْهُمُ الثُّلُثُ، حديث: 3958. [3] سورة الأحزاب: 70.

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي ضَرَّةً، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ»

”ایک خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری سوکن ہے اگر اپنے شوہر کی طرف سے ان چیزوں کے حاصل ہونے کی بھی داستانیں اسے سناؤں جو حقیقت میں میرا شوہر مجھے نہیں دیتا تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا: جو چیز حاصل نہ ہو اس پر فخر کرنے والا اس شخص جیسا ہے جو فریب کا جوڑا یعنی (دوسروں کے کپڑے) مانگ کر پہنے۔“[1]

سیدنا ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «وَإِنْ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ»

”جس نے اپنی قسم کے ذریعے سے کسی مسلمان کا حق مارا، اللہ نے اس کے لیے آگ واجب کر دی اور اس پر جنت حرام ٹھہرائی۔ ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کی: اگرچہ وہ معمولی سی چیز ہو، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: چاہے وہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہو۔“[2]

خامسا: شریعت اسلامیہ نے نیکی کے کاموں میں تعاون کرنے کا حکم دیا اور برے کاموں میں معاون بننے سے روکا ہے۔

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۖ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾

”اور نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور

[1] صحیح البخاری، کتاب النکاح، بَابُ الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يَنَلْ، وَمَا يُنْهَى مِنَ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ، حدیث: 5219.
[2] صحیح مسلم کتاب الإیمان، بَابُ وَعِيدِ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ فَاجِرَةٍ بِالنَّارِ، حدیث: 137.

اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے۔[1]

صورت مسئولہ میں میت کی ماں کو وراثت منتقل کیے بغیر اس سے وراثت کی وصولی کا انگوٹھا لگوا لینا صریح جھوٹ اور ”تشبع بما لم یعط“ (جھوٹ کے کپڑے پہننا) میں داخل ہے۔ اگر وہ بقائم ہوش ایسا کرتی ہے، تب بھی اگر یہ حصہ اسکی کل جائیداد کے ایک تہائی سے زیادہ ہے تو جائز نہیں۔ اور ایک تہائی سے زائد مال واپس کرنا شرعا لازم ہوگا۔ اور اگر اس عورت کے تمام تر موجود ورثاء بھی راضی ہو جائیں تب بھی ایسا کرنا درست نہیں۔ کیونکہ نجانے کس نے کس کا وارث بننا ہے؟۔

جب یہ کام شرعی طور پہ ہی درست نہیں تو اس میں معاون بننا بھی شرعی طور پہ ممنوع ہے۔ لہذا محمد سلیم اس ناجائز کام میں معاونت نہ کرے، ورنہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں جواب دہ ہوگا۔

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)		2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)		4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)		10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام	نائب رئیس	رئیس
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ	مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ	مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

[1] سورۃ المائدۃ:2.